قلمِ میرب

ہر لفظ نہیں ہوتا، اظہار کے قابل۔۔

آرزو کیا ہے؟

میرب راجپوت

ایک راجواں نوجوان ایک دوشیزہ خاتون!

انتساب:

میری والدہ محترمہ "شمائلہ جمیل" کے نام!

جس کی دعاؤں نے میری سوچ کو پَر دیے،

اور جس کے صبر نے میری خاموشی کو سہارا دیا۔

قلمِ میرب
ہر لفظ نہیں ہوتا، اظہار کے قابل۔۔

میں خود سے جو ہارا، یہ پہلا سفر ہے
جو چپ ہوں تو دل میں بہت کچھ بسر ہے

میں سب کی نظر میں فقط اک تماشا
مگر اپنی آنکھوں میں بھی ایک اثر ہے

کبھی سوچتا ہوں، کہاں میں کھڑا ہوں
جو حاصل ہوا کچھ، وہ محض مختصر ہے

جو مانا نہیں تھا، وہ اب مان بیٹھا
کہ جو کچھ بھی ہوں، بس یہی میرا گھر ہے

نہ الفاظ روشن، نہ لہجہ سنوارا
یہی میرا فن، یہی میرا ہنر ہے

میں آئینے سے بھی نظریں چراتا
وہ کہتا ہے سچ، اور وہی معتبر ہے

(۱)

قسط نمبر ۱۰

اس تنگ و تاریخ سڑک پر جہاں نا بندہ تھا نہ بندے کی ذات،
جہاں ہر سو خاموشی نے قیام کرر کھا تھا، دبلے پتلے وجود کی وہ خوبصورت سی
لڑکی جس کے چہرے پر خوف کے تاثرات عیاں تھے۔۔
اپنے لال لہنگے کو ہاتھوں کی مدد سے اٹھاتی وہ دلہن بنی سڑک پر بھاگ رہی تھی
جیسے وہ کسی سے بچ رہی ہو مگر یوں جیسے وہ مر رہی ہو۔۔۔
مگر کیوں؟؟ آخر کیوں؟؟۔۔۔
وہ سنسان سڑک جس پر وہ بھاگ رہی تھی اچانک رکی،
ایک دم گزرے ہوئے لمحات نے اس کو جکڑ لیا
اور وہ وہیں سڑک کے کنارے نیچے بیٹھ گئی
اس کا دماغ اس وقت بے تحاشہ چیخیں مار رہا تھا یوں
جیسے، وہ کسی کو مدد کے لیے پکارنا چاہ رہی تھی

میرب راجپوت

(۲)

مگراس سنسان سڑک پر آخر کون ہے اس کی مدد کو آسکتا تھا؟؟اپنے لہنگے کو سمیٹ کراب وہ مکمل طور پراس سڑک پر بیٹھی تھی آنکھوں میں مسلسل گرتے آنسواب اس کی ہتھیلیاں بھگورہے تھے

پھرایک دم اس کے ہاتھ کانپنے لگے،کانپتے وجود کے ساتھ اس نے آنکھ اٹھاکراوپر کی طرف دیکھاوہاں سے تیزرفتار میں ایک گاڑی گزری اور تھوڑاآگے جاکررک گئی۔۔

سنابل کی کپکپاہٹ میں کچھ اضافہ ہوااوراس کی نظروں میں خوف اترنے لگا۔۔ خوف زدہ انکھوں کے ساتھ وہ اس گاڑی کی طرف دیکھنے لگی پھر برق رفتاری اپنی جگہ سے اٹھی اور بھاگنے لگی،مگر تھوڑادور جاتاہی وہ گرگئی۔۔

جس وقت قسمت ہم سے منہ موڑلے تو ہر راستے میں ٹھوکر کے سوا کچھ نہیں ملتا۔۔

وہ وہیں اپنا گھٹنا مسلنے لگی پھر یہ کرتے ہوئے وہ اپنے خوفزدہ آنکھوں کے ساتھ اپنے کپکپاتے وجود کے ساتھ ایک لمحے بعد پیچھے مڑ بھی دیکھ لیتی تھی کہ کہیں کوئی اس کے پیچھے تو نہیں۔۔

مگر کوئی اس کے پیچھے کیوں ہو گا؟؟

آرزو کیا ہے؟

(۳)

پھر وہ سر جھٹک کر اسے اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان لے کے

Excuse me?

کوئی بھاری مردانہ اوازاس کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔

وہ ایک ہی بار میں اوپر نہ دیکھ سکی ایک لمحہ کے بعد اس نے اپنی آنکھیں اٹھائیں

وہ خوب رو، دراز قد، نوجوان ایک لمحے کے لیے اس کی آنکھوں کو دیکھ کر خوف زدہ

ہو گیا۔۔نہ جانے اس کی آنکھوں میں تین دہشت کیوں تھی؟؟

سیاہ آنکھوں والا وہ مرد چند لمحے اسے دیکھنے کے بعد سنابل کے پاس وہیں بیٹھ

گیا۔۔اور ایک لمحے کے لیے وہ سبز آنکھیں ان سیاہ آنکھوں سے ملیں

سنابل جھٹکے سے پیچھے ہوئی ایک لمحے کو وہ نوجوان بھی گھبرا گیا۔۔

اور یہاں سے شروع ہوئی داستانِ آرزو۔۔

جس کے ہر پنے پر ایک پیغام ہے، جس کے ہر پنے پر ایک تمنا ہے۔۔

تمناؤں کی داستان، آرزوؤں کا گہوارہ!

وہ راجواں نوجوان، وہ دوشیزہ خاتون!

سنابل فوراً اپنا دوپٹہ سر پر اوڑھنے لگی اتنی ہی مذہبی تھی،

تو گھر سے نکلی کیوں؟؟ کچھ سوال ایسے ہوتے ہیں جن کے جواب

ہمیں فوراً نہیں ملتے، یہ سوال بھی ان میں سے ہی ایک تھا۔۔

آپ ٹھیک ہیں؟؟ کہیں جانا ہے آپ کو؟ میں چھوڑ دوں؟
جائیں یہاں سے۔۔ اکیلی لڑکی دیکھی نہیں اور چلے آتے ہیں اپنی ہمدردی دکھانے۔۔
جائیں!!! آخر میں وہ چلادی۔
بھلائی کو تو زمانہ ہی نہیں۔۔ یحییٰ دل میں سوچتا ہوا اس جگہ سے اٹھ گیا
اور اپنے گاڑی کی طرف قدم بڑھانے لگا، سنابل وہاں بیٹھی یحییٰ
کی پشت کو دیکھتی رہی، جب وہ پر کشش، دراز قد مرد اس سے کافی دور چلا گیا
اور اسی گاڑی میں بیٹھا جسے دیکھ کر وہ خوفزدہ ہوئی تھی تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔
اور سیدھی سمت میں بھاگنے لگی، بھاگتے بھاگتے اس نے ایک بار بھی
پیچھے مڑ کر دوبارہ نہیں دیکھا وہ بس بھاگتی گئی، مگر کن گلیوں میں؟
اور کیوں؟ یہ خبر اس کو بھی نہیں تھی۔۔ یوں ہی بھاگتے بھاگتے وہ ایک لمحے کے
لیے رکی، ایک یاد نے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارا تھا۔۔
تمہاری سب سے بڑی آرزو کیا کیا ہے سنابل؟؟ کھانا کھاتے ہوئے وردہ نے اس سے پوچھا۔۔
سنابل ایک لمحے کے لیے سوچ میں پڑ گئی
آرزو کیا ہے؟؟ اس کے دل نے سوال کیا۔۔ یہ کہ میں اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاؤں؟
یا یہ کہ میں دنیا و آخرت میں کامیابی پاؤں؟ یا یہ کہ میں وہ بنوں جب میں بننا
چاہتی ہوں؟ یا پھر یہ کہ میں اپنے والدین کے چہرے پر مسکراہٹ کی وجہ بنوں؟
وہ سر جھٹکتی مسکرادی۔۔

(۵)

مسکرائی کیوں؟ وردہ نے چمچ کو واپس پلیٹ میں رکھتے ہوئے پوچھا
سنابل بھی ایک بار پھر مسکرادی۔۔ ارے بتاؤنہ سنابل؟
وردہ کا اصرار پر وہ اس کی طرف دیکھنے لگی مگر اس بار سنجیدگی سے
آرزوئیں تاعمر تعاقب کرتی ہیں، مگر ابھی میرے تک نہیں پہنچیں۔۔
بات کے اختتام پر وہ سنجیدگی رد کرتے ہوئے مسکرادی۔۔ یہ کیا بات ہوئی؟
وردہ نے آنکھیں گھمائیں۔۔
تم چھوٹی ہوناابھی اس لیے تم جانے دو۔۔
اتنی بھی چھوٹی نہیں ہوں اب میں۔۔ وردہ نہیں برامانا
اوکے اوکے مگر پھر بھی تم اتنی بڑی بھی تو نہیں ہو۔۔ سنابل نے اگے ہو کر وردہ کے
گال تھپتھپائے۔۔ آرزو کیا ہے؟؟
آرزو!! آرزو!! آرزو!!
اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر وہ وہیں روڈ پر بیٹھ گئی، اس نے گردن اٹھا کر چاروں
اطراف نظریں دوڑائیں، مگر اسے وہاں اس کی بے آواز چیخوں کے سوا کچھ نہ ملا
اپنے لہنگے کو دونوں ہاتھوں کی مدد سے اٹھاتے ہوئے وہ ایک بار پھر اس سمت
بھاگی جہاں سے اس کا ٹکراؤ یحییٰ میر کے ساتھ ہوا تھا۔۔

(٦)

اپنی دھن میں سڑک کو پیچھے چھوڑتی سنابل اوندھے منہ گری تھی۔۔
اتنا برا اس کے ساتھ ہی کیوں ؟ایک لمحے کے لیے اس نے اٹھنے کی کوشش
کی مگر وہ ناکام رہی۔۔اس کی ریڑھ کی ہڈی پر خاصہ زور پڑا تھا،
جس کی وجہ سے اس کا اٹھنا ناکام رہا تھا۔۔اس کی آنکھیں پانی میں غرقاب ہو
چکی تھیں۔۔اٹھنا دوبھر ہو چکا تھا۔۔ایک مرتبہ پھر اس نے اٹھنے کی کوشش کی
اس بار کی کوشش اس کی تقریباً کامیاب رہی۔۔
تھوڑا آگے جا کر اس نے دیکھا تو وہ گاڑی اب وہاں نہیں کھڑی تھی،
جہاں پہلے ہوئی تھی۔۔اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری،اس کی سبز آنکھیں اب سرخ ہو چکی تھیں
مگر وہ اسے ہی کیوں ڈھونڈ رہی تھی جس کو پہلے دھتکار چکی تھی ؟؟؟
وہ واپس مڑی اور چلتی گئی۔۔چلتی گئی، چلتی گئی !!!
ہیلو !! غفران میر کا فون آتا دیکھ اس نے کان سے لگا لیا
کہاں ہو یحییٰ ؟؟امی کب سے تمہارا پوچھ رہی ہیں۔۔
او میرا لیکچر تھا نا وہ دینے گے تھا۔۔او کیسا رہا؟؟
یحیی اسے اج کے لیکچر کی تفصیلات بتانے لگا(حال میں بے تحاشہ تالیاں بجنے
لگی جیسے ہی سید یحییٰ میر نے ہال میں قدم رکھا۔۔مائیک ہاتھ میں لینے کے بعد
اس نے ہاتھ کے اشارے سے سب کو سلام کیا جیسے وہ ہمیشہ کیا کرتا تھا۔۔
ہر انسان کا اندازِ گفتگو، چال چلن ایک دوسرے سے منفرد ہوتا ہے،الگ ہوتا ہے
یحییٰ میر کا اندازِ گفتگو اور اس کا وہ خوش نما سا چہرہ کروڑوں دلوں کی جان تھا۔۔

(۷)

سلام کا جواب دیتی عوام فوراً چپ ہو گئی، السلام علیکم ایوری ون !!
وہ پرجوش سا ہوتا اونچی آواز میں بولا۔۔مائک میں بولی جانے والی اس کی آواز پورے ہال میں گونجی تھی۔۔وہ سید یحییٰ میر تھا، کروڑوں دلوں کی دھڑکن۔۔
لڑکے، لڑکیاں، بوڑھے لوگ تک اس کا ایک بھی لیکچر نہیں چھوڑتے تھے
28 سالہ وہ نوجوان لوگوں کی دھڑکنوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔
میں امید کرتا ہوں آپ سب لوگ ٹھیک ہوں گے پہلے تو مجھے آپ کا شکریہ کر لینے دیں جیسے کہ میں ہر ہفتے کرتا ہوں آپ سب کا بہت بہت شکریہ میرا ایک بھی لیکچر مس نہ کرنے کے لیے۔۔خوشی سے بولتا ہوا وہ مائک کی تار کو ٹھیک کر رہا تھا
آج کا موضوع "مایوسی کی کیفیت میں شکر کرنا" ہے۔۔سب سے پہلے تو مجھے کہنے دیں کہ آپ سب لوگ اپنا دل اور دماغ دونوں کو لے کر یہاں حاضر ہیں ؟؟
ہال میں ایک دم شور ابھرا، ہوں جیسے وہ ہاں کہہ رہے ہوں۔۔
مجھے خوشی ہے !! میرے لیکچر کو دل سے سنیے گا اور دماغ سے پروسیس کریے گا۔۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم !! میں شکر گزار ہوں خداوند کریم کی اس بابرکت ذات کا جس کی بدولت آج میں یہ مقام حاصل کر پایا ہوں کہ میری گفتگو کو اشتیاق سنا جاتا ہے۔۔
ناشکری !! کہنے میں یہ چھوٹا سا لفظ ہے مگر اس کے معنی دیکھیں تو ہمارے دماغ کی وہ سب سے بھی کہیں زیادہ وسیع ہیں۔۔

آرزو کیا ہے ؟

(۸)

ایک انسان جس کے پاس حرکاتی اعضاء میں سے کچھ نہ ہو مگر وہ مطمئن ہو اس پر جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ کیا یہ ناشکری ہے ؟؟ یا ایک ایسا انسان جس کے پاس حرکات تمام اعضاء ہوں، مگر وہ پھر بھی مطمئن نہ ہو یہ ہے ناشکری ؟؟
میں اگر یہاں بھی اپ میں سے کسی سے بھی ناشکری کا اصل معنی پوچھوں تو کسی کو نہیں آئے گا۔۔ وہ تنزیہ مسکرادیا، مگر اس کا یہی انداز پسند کیا جاتا تھا وہ سب سے منفرد تھا۔۔ آج کے دور کے موٹیویشنل سپیکرز میں وہ واحد سپیکر تھا جس کے منہ سے نکلے جانے والے کڑوے الفاظ بھی عوام کو برے نہیں لگتے تھے۔
اف اللہ نے اس کو تو اتنا دے رکھا ہے اور ہمیں ہمارے گھر تو اے سی تک نہیں ہے اللہ بھی نا نہ انصافی کرتا ہے (نعوذ باللہ) مسلمانوں جاگو !! ناشکری کی اس کیفیت سے خود کو آزاد کرواؤ۔۔ کیوں دانستہ طور پر خود کو بکھیر رہے ہو ؟؟
اللہ نے قران میں فرمایا کہ وہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا۔۔
تو وہ تمہارے ساتھ کیوں کرے گا ؟ کیا تم اس کی مخلوق نہیں ؟
کیا تمہارا پروردگار وہ نہیں ؟ وہ ہی رب تمہارا ہے جو سب کا ہے اور وہ نا ناانصافی کو پسند کرتا ہے نہ خود کرتا ہے، جس ذات نے تمہیں بھی اسی صنف کا بنایا جس کے باقی لوگوں کو بنایا تو تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ ناانصافی کرتا ہے اور دوسروں کے ساتھ نہیں ؟؟

(۹)

ایک اور جگہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ
"وہ کسی پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا"
پھر تم کیوں گھبراتے ہو ان مشکلات سے جو تم پر آئی ہیں اور کسی پر نہیں ؟؟
(تمہارے مطابق)۔۔ تم صرف ان مشکلات سے واقف ہو جو تم پر آئیں
کیا پتہ جن کو تم دیکھ کر تمہارا دماغ تمہیں ناشکری کی طرف موڑ ھتا ہے وہ تم
سے بھی بدتر حالات میں زندگی گزار رہے ہوں۔۔
خود کو دوسروں سے ملا کر کمتر سمجھنا چھوڑ دو۔۔
مایوسی ہمارے پیچھے اس وقت پڑتی ہے جب ہم شکر کرنا بھول چکے ہوں
شکر ؟؟ اللہ ہمیں جس حال میں بھی رکھے اس کا شکر کرنا ہم پر واجب الفرض ہے
تمہاری زندگی محض ایک اے سی تک محدود نہیں ہے۔۔ تمہیں قلبِ سکون میسر
ہے تم سب خوش نصیب کوئی نہیں !! تمہاری نمازیں قضا نہیں ہوتی تم زیادہ رحم
اللہ نے کسی پر نہیں کر رکھا۔۔ تمہاری راتیں سکون سے گزرتی ہیں ؟ نہ کہ کسی
نامحرم سے گھنٹوں باتیں کیے تم سا محفوظ بھلا اللہ نے اور کس کو کر رکھا ہے م
یہ وہ نعمتیں ہیں جنہیں ہم نے چند آسائش کی اشیاء کے نیچے دبا رکھا ہے۔۔
خدا کے واسطے خود پر رحم کریں مت پڑیں اس ناشکری کی حالت میں۔۔
ناشکری ہمیں کوئی فائدہ نہیں دیتی بلکہ حسد، کینہ، جلن جیسی بری صفات میں
مبتلا کر دیتی ہے۔۔

آرزو کیا ہے ؟

میرب راجپوت

(۱۰)

ہر کسی کی زندگی میں ایک مقام ایسا اتا ہے جہاں اسے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر اتا ہے جیسے آپ انزائٹی کو دیکھ لیں ڈپریشن کو دیکھ لیں پینک اٹیکس کو دیکھ لیں انزائٹی اٹیکس کو دیکھ لیں یہ سب کیوں ہیں؟ بس غم صرف اپ کو ہی ملے ہیں؟ انزائٹی اور ڈپریشن ان سب کی بڑی وجہ ناشکری ہے حسد ہے کینہ ہے جلن ہے بغض ہے! جو آپ لوگوں نے اپنے دلوں میں ایک دوسرے کو لے کے پال رکھا ہے۔۔ آج کوئی کہے کہ میں ڈپریشن کے اخری سٹیج پر ہوں تو مجھے اس پہ افسوس سے زیادہ ترس آتا ہے۔۔ آخر آپ لوگ کیوں اس حد تک جاتے ہیں؟؟ خدا کے ناشکری کریں گے تو اپ کو بہت کہیں کا نہیں چھوڑے گا اس کا شکر کریں گے تو اپ بھی یہی ہیں اور میں بھی پھر دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی بیماری اپ کے تک کیسے اتی ہے۔۔
اور اس کی سب سے بڑی وجہ آج کا وہ سوشل میڈیا ہے جس کو سب نے کھانے کا گھر سمجھا ہوا ہے۔۔

"سوشل میڈیا کا دباؤ"

دوسروں کی "کامیاب" زندگی دیکھ کر خود کو ناکام محسوس کرنا۔۔

اور یقین مانیں وہ کامیاب نہیں ہیں وہ لوگ کامیاب نہیں ہیں۔۔

انہوں نے اپنی آخرت برباد کی خود کو پبلک کر کے اپنے گھر کا روز کا ماحول دکھا کر اپنی بیویوں کی نمائش کر کے اپنی بہنوں کی نمائش کر کے۔۔ وہ کامیاب کیسے ہو سکتے ہیں؟؟ آپ لوگ ان باتوں کو کیسے اپنا دماغ کا سوار کر کے ان بیماریوں کی طرف منہ کرتے ہیں جس کے پہلے سرے پر بھی تباہی ہے اور آخری سرے پر بھی تباہی ہے۔۔

آرزو کیا ہے؟

(۱۱)

ناشکری ایک ایسا رویہ ہے جس سے قرآن و حدیث میں بارہا منع کیا گیا ہے۔ شکر گزاری ایمان کی علامت ہے، جبکہ ناشکری کو کفرانِ نعمت اور ناپسندیدہ فعل قرار دیا گیا ہے۔

بے شک اللہ نے فرمایا ہے کہ:

وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

"اور جب تمہارے رب نے اعلان فرمایا: اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا، اور اگر ناشکری کرو گے تو بے شک میرا عذاب بہت سخت ہے۔"

روانی سے آیت پڑھنے کے بعد یحییٰ نے اس کا ترجمہ بھی کیا۔۔

وہ حافظ قران نہ تھا مگر قرانی سورتوں کی بیشتر آیتیں اس کی زبان پر ہمیشہ رہتی تھیں۔۔

قران میں ایک اور جگہ لکھا گیا ہے:

يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا

"وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں، پھر اس کا انکار کرتے ہیں۔"۔۔

یحییٰ اپنے ایک لیکچر میں قرانی آیات ضرور پڑھتا تھا۔۔

میرب راجپوت

(۱۲)

شکر صرف زبان سے نہیں، عمل سے بھی ہے،
شکر کا مطلب صرف "الحمدللہ" کہنا نہیں بلکہ نعمتوں کو نیکی میں استعمال کرنا
ہے۔ شکر گزار شخص ہمیشہ خوش اور قناعت پسند رہتا ہے، اس کے دل میں حسد، مایوسی اور بے چینی نہیں ہوتی۔
شکر گزاری صرف عبادت کا حصہ نہیں، بلکہ یہ انسان کی شخصیت، سوچ، اور رویے کو خوبصورت بنانے والا عمل ہے۔
جو شخص ہر حال میں "الحمدللہ" کہتا ہے، وہ اللہ کے قریب ہوتا ہے، اور اللہ اُس کی زندگی میں نور بھر دیتا ہے
جیسے علم ملے تو دوسروں کو سکھانا، رزق ملے تو خیرات دینا، صحت ہو تو عبادت کرنا۔ اللہ نے فرمایا:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

"پس تم میرا ذکر کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا، اور میرا شکر ادا کرو اور ناشکری نہ
کرو۔
جب آپ کو اپنے چاروں طرف اندھیرا نظر آئے، تو بجائے اس کے کہ آپ دوسروں کو
جج کرنے بیٹھ جائیں آپ کو چاہیے کہ آپ اپنا رابطہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بڑھائیں
جس نے ہر مشکل کے بعد آسانی کا وعدہ کیا ہے۔۔ آپ آج کے دور میں دیکھ لیں
محبت میں ناکامی آج کے وقت کی سب سے بڑی مایوسی کی وجہ ہے۔۔
کہیں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ نامحرم سے گفتگو میں سکون ملتا ہے؟؟
یہ موضوع بہت بڑا ہے اگر میں نے اسے چھیڑا تو بہت لمبا ہو جائے گا میرے
پاس اتنا وقت نہیں ہے
اور میں آپ لوگوں کا وقت بھی نہیں لوں گا ہم اپنے موضوع پر ہی رہتے ہیں
وہ لمحہ جب آپ کو لگے کہ اس سے بڑی مایوس کن حالت مجھ پر نہیں آسکتی تو
اگ کو چاہیے کہ آپ وہ ذات سے رجوع کرو جو ہر چیز پر قادر ہے۔۔

آرزو کیا ہے؟

(۱۳)

اس طرح مایوس ہونے سے کچھ بھی نہیں ہو گا خود کو جلا بجھا کر بھرا تم کیا ہی حاصل کر لو گے ؟؟ ناشکری ایک ایکشن ہے
اور اس کو مار کر شکر کرنا اس کا ری ایکشن ہے۔۔اور ایکشن زیادہ ری ایکشن معنی رکھتا ہے،
یہ دنیا ہے جسے بنایا ہی آزمائشوں کے لیے گیا ہے۔۔
تم کیسے تصور کر سکتے ہو کہ یہاں تمہیں وہ سب ملے گا جس کے تم خواہش کرو گے ؟؟

wake up Muslims!

اسلام کی تعلیم حاصل کریں اسے سمجھیں اسے پڑھیں اس پر عمل کریں تو ہی آپ کو اندازہ ہو گا کہ
یہ دنیا محض ایک فریب ہے اور فریب کب خوبصورت ہوتے ہیں ؟؟
بات کی اختتام پر وہ اسی طرح مسکرا دیا جس طرح وہ ہمیشہ مسکرایا کرتا تھا اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔۔
کہتا ہے وہ مائک بند کر کے سٹیج سے نیچے اتر گیا جبکہ پورا اور اسی طرح اتالیوں کی گونج میں تھا)
تو تم گھر کب آؤ گے ؟رات بہت ہو گئی ہے بارش کا بھی امکان ہے، رومیسہ نے تمہارا پسندیدہ کھانا بنایا ہے۔۔
آتا ہوں بھائی، بھابھی کو بولیں کھانا گرم کریں میں آیا۔۔فون کان سے اتارتے ہوئے وہ مسکرا دیا،
سید یحییٰ میر ،سید رضا میر اور سیدہ حلیمہ میر کا دوسرا بیٹا تھا یحییٰ سے بڑا
بیٹا سید غفران میر ہے،اور یہی دو بھائی اپنے ماں باپ کی کل کائنات ہے۔۔
اس نے گاڑی کا سٹیرنگ گھمایا اور اس اگے بڑھ گیا،ڈگی میں سے اپنا کچھ سامان
اٹھانے کے باعث وہ گاڑی وہی روک دی اور نیچے اترا،، پیچھے جا کر سامان نکالنے لگا

بات سنیں !

تبھی ایک سریلی زنانہ آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔۔سامان وہیں چھوڑتا وہ پیچھے مڑ گیا یہ وہی
لہنگے ملبوس خوبصورت دبلے پتے وجود کی لڑکی تھی یحییٰ کے دیکھنے پر اس نے نظریں جھکا لیں۔
وہ ڈگی بند کرتا ہے اس کی طرف دیکھنے لگا،

(۱۴)

مجھ۔ مجھ۔۔ مجھے آپ کی مدد چاہیے پلیز میری مدد کریں۔۔
اس نے اپنی بھیگی آنکھیں اٹھا کر یحییٰ کی طرف دیکھا
اور یحیی کو لگا اب وہ ساری زندگی کچھ اور نہیں دیکھ پائے گا۔۔۔
ایک لمحے اسے دیکھنے کے بعد یحییٰ کی نظر اس کے ہاتھوں پر پڑی وہ کانپ رہے تھے،
کانپتے بھی کیوں نہ، دسمبر کی کڑکتی سردی میں وہ یوں گھوم رہی تھی۔۔
اپنے تن پر موجود جیکٹ اتارتے ہوئے اس نے ایک سیکنڈ کے لیے بھی نہیں سوچا
پلیز برا مت مانیے گا لیکن یہ لے لیں، ٹھنڈ بہت ہے۔۔۔ یحییٰ اسی طرف جیکٹ بڑھانے لگا
آپ مجھے کہیں چھوڑ دیں کسی بھی سیف پلیس پر پلیز، میں رات کے اس وقت
کہاں جاؤں گی مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔ وہ ایک امید اپنی آنکھوں میں
یحییٰ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی پھر اس نے یحیی کہ دی ہوئی جیکٹ اپنے
کندھوں پر اوڑھ لی یہ کرتے ہوئے فوراً اس نے اپنا دوپٹہ بھی ٹھیک کیا
یحییٰ جو ابھی کچھ دیر پہلے ادھی دنیا کے سامنے اتنا بول کر آیا تھا
نہ جانے کیوں وہ یہاں کچھ بول ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔ بیٹھیں!! وہ اگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا بولا
سنابل کی انکھیں ایک بار پھر وحشت سے بھر گئی

آپ نے مجھے مدد کے لیے پکارا ہے تو میرا اعتبار بھی کریں بے فکر ہے میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا
اس پورے دورانیہ میں وہ پہلی بات مسکرایا اور سنابل پر یہ راز افشاں ہوا کہ مردوں کی مسکراہٹ سے انمول
اس دنیا میں اور کچھ نہیں۔۔ وہ مسکراتے ہیں تو تو لگتا ہے بہار ہماری دہلیز پر
کھڑی ہے، وہ مسکراتے ہیں تو لگتا ہے ابھی سمندر کی دو لہریں مل جائیں گی
وہ مسکراتے ہیں تو لگتا ہے دن کے وقت کہیں سے روشن چاند نکل آئے گا بس
ابھی اسی لمحے سمندر ٹھاٹھیں کھائے گا۔۔

(۱۵)

لیکن ایسا ایسا روشن ہنستا باتیں کرتا چاند!!!

سنابل کی آنکھوں کی وحشت اب مدھم ہوتی ہوتی پانی میں بدل چکی تھی۔۔
میں نے کہیں پڑھا تھا کہ جو جتنا روتا ہے اس کا دل اتنا ہی کمزور ہو جاتا ہے،
اج میں اس کے مقابلے میں یہ کہتی ہوں کہ جو جتنا روتا ہے اس کا درل اتنا ہی مضبوط ہو جاتا ہے
ایک غم ملنے کے بعد وہ دوبارہ ملے تو ہم اسے اوور کم کر لیتے ہیں یہ مضبوطی ہے، یہ ہمارے اعصابوں کی طاقت ہے۔۔
کبھی دیکھا ہے کہ پانی سے بھی گرتی برف اس کو برف کر دے؟؟ نہیں مگر برف سے گزرتا پانی اس کو پانی کر سکتا ہے!!!
عورت کا دل حساس ہوتا ہے کمزور نہیں وہ اگر ایک بار روئے گی تو پھر اوور کم بھی کر لے گی
مگر مرد کا دل حساس نہیں ہوتا۔۔
تبھی کوئی غم ملتے ہی وہ بے حس ہو جاتا ہے مارتا ہے چیختا ہے چلاتا ہے مگر عورت کی طرح غم کو اوور کم نہیں کر سکتا۔۔
سنابل نہیں ایک بار پھر نظروں میں کئی سوال جھلکائے پھر وہ یحییٰ سے نظریں ہٹا کر نیچے دیکھتی، آگے بڑھی
اسے کسی پر بھروسہ کرنا ہی تھا۔۔ تو یحییٰ کیوں نہیں!!
جیکٹ کندھوں سے ہٹا کر اسے دوبارہ یحییٰ کو دیتی ہے وہ اپنے لہنگے کو ہاتھوں کی
مدد سے اٹھا کر گاڑی میں بیٹھی اس کے ہاتھ سے جیک لیتا یحی دو قدم پیچھے ہٹا جب وہ گاڑی میں بیٹھ گئی
تو گاڑی کا دروازہ بند کرتا ہوا دوسری طرف آیا اور گاڑی میں بیٹھ گیا آدھا سفر خاموشی سے گزرا یحیی نے یہ بارہا محسوس کیا
کہ سنابن وقفے وقفے کے بعد اپنا دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھی نہ جانے کیوں
یحیی کے دل میں اس کے لیے ایک سافٹ کارنر خود بخود بن گیا مگر ایک بھاگی
ہوئی رکی کے لیے سوفٹ کارنر اصولاً بننا نہیں چاہیے۔۔
وہ بھی جب وہ اپنی شادی سے بھاگی ہو یحییٰ سر جھٹک کر رہ گیا۔۔
کہاں جائیں گی آپ؟؟ یحییٰ کے بولنے پر وہ نظریں اٹھا کر سامنے دیکھنے لگی پھر اس کی آنکھوں
سے آنسو گرنے لگے، آپ رو کیوں رہی ہیں دیکھیں آپ روئیں مت۔۔

(۱۶)

میں آپ کو یقین تو نہیں دلا سکتا مگر آپ میرا یقین کریں کہ آپ یہاں محفوظ ہیں، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا اور نہ کسی کو پہنچانے دوں گا۔۔آخری بات نہ جانے وہ کس انداز میں بول گیا مگر بول گیا۔۔گاڑی کا سٹیرنگ گھماتا وہ بولا تو سنابل نے نظریں اٹھا کر اپنے ساتھ بیٹھے یحییٰ کو دیکھا۔۔

دنیا میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں؟؟اس کے دل نے سوال کیا

اگر ہاں تو مجھے یہاں سے کہیں نہیں جانا!!اس کے دل نے اعتراف کیا

میں آپ کو اپنے گھر لے جاؤں؟؟سنابل نے ہڑبڑا کر اپنی مٹھیاں میچیں۔۔

نہیں نہیں آئی می آپ وہاں رات گزار سکتی ہیں آرام سے بغیر کسی خوف اور ڈر کے

سنابل نے پانی میں غرقاب آنکھوں کے ساتھ اسبات میں سر ہلا دیا وہ اور کیا کر سکتی تھی ایک بے بس اور مجبور لڑکی اور کیا ہی کر سکتی تھی۔۔۔

یحییٰ نے گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑ لی۔۔نام کیا ہے آپ کا؟؟

سن-سنابل محمود!نائس نیم!!یحییٰ مسکرایا میرا نام یحییٰ میر ہے۔۔

وہ اپنا تعارف آپ کروانے لگا اور اگلے ہی لمحے سنابل کی نظریں اس پر جم گئیں تھیں۔۔

جیسے وہ کچھ یاد کر رہی ہو جیسے اسے کچھ یاد آ رہا ہو۔۔۔

(صبح کے سات بج چکے تھے بیڈ پر پڑا الارم اپنی آواز میں گونج رہا تھا، وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی، جمائی لیتے منہ کو ہاتھ سے ڈھانپتے ہوئے، وہ اپنے بیڈ پر کیچر کو ڈھونڈنے لگی۔

(۱۷)

کیچر مل جانے پر اس نے بالوں کو ہاتھ سے سمیٹتے ہوئے کیچر بالوں میں لگالیا،
کچھ ہی دیر میں فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلی تو اریج اقبال اس کے انتظار میں
باہر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی تھی، سنابل نے اس کو دیکھ کر ایک آہ بھری، پھر وہ
اس کی طرف قدم بڑھانے لگی تم صبح صبح آگئی؟؟ کرسی کھینچتے ہوئے وہ اس
کے برابر آکر بیٹھی۔۔ تو کیوں نہ آتی آج ہم نے جانا ہے نا۔۔۔ چہرے پر دل فریب سی مسکراہٹ سجائے
وہ کہنے لگی، ارے ہاں آج تو ایک لیکچر سننے جانا ہے، وہ کیا نام ہے اسپیکر کا؟؟
سید یحییٰ میر۔۔۔ اریج نے فوراً کہا۔۔ ہاں سید یحییٰ میر۔۔ کتنے بجے ہے؟؟ ابھی دو گھنٹے بعد۔
اچھا اسی لیے تم ابھی سے یہاں آکے بیٹھ گئی ہو۔۔ سنابل ہستے ہوئے اچھا کو لمب کھینچ گئی۔۔
ارے نہیں وہ تو میں نے کہا کہ کہیں ہم لیٹ نہ ہو جائیں اس لیے ذرا جلدی جانا
چاہیے۔۔ ٹیبل پر سے ایک سیب اٹھاتی ہوئی اریج بولی۔۔
کھانا کھاؤ گی؟؟ تم کھلاؤ گی تو کھالوں گی!! ہاں ضرور!! وہ ہنستے ہوئے وہاں سے اٹھ گئی)

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہیں؟؟ اپنے اوپر کسی کی نظریں یوں مسلسل پا کر وہ گھبرایا اور پھر کہنے لگا
اس کے کہنے پر سنابل نظریں ہٹائیں، آپ سپیکر ہیں؟؟؟ جی میں سپیکر ہوں،
آپ نے میرا کوئی لیکچر سنا کے؟ جی سنا ہے!! کون سا؟؟
وہ سوشل ریلیشن شپس پہ تھا وہ۔۔ چار ماہ پہلے!؟ جی!! کیسا لگا تھا؟؟
جی اچھا تھا۔۔
سن کے اچھا لگا! وہ مسکرادیا۔۔

آرزو کیا ہے؟

(۱۸)

(پانچ مرلے کے اس خوبصورت سے گھر سے رونے کی بے تحاشہ آوازیں آرہی تھیں۔۔
میت کے ساتھ جڑی وہ خاتون کسی سے بھی سنبھالی نہ جا رہی تھی آج ان کا خوشحال گھرانہ
اجڑ کر رہ گیا تھا محمود اسلم صاحب گزر چکے تھے اور ان کے گزر جانے کا دکھ اتنا
بڑا تھا کہ وہ خاتون کسی سے بھی سنبھالی نہ جا رہی تھی، گھر کا سب سے بڑا ستون گر چکا تھا اور اس کے گر جانے
سے وہ ٹوٹ گئیں تھی۔۔دیوار کے ساتھ لگی بیٹھی وہ 22،23 سالہ لڑکی گم سم
تھی، سنابل اٹھو ماما کو حوصلہ دو، کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟ ارتج اس کے پاس سے گزرتی ہوئی وہیں بیٹھ گئی۔۔
سنابل کا وجود جیسے جم گیا تھا جیسے وہ کوئی بھی حرکت کرنے سے عاری تھی
مانا کہ وہ اپنے والدین سے ذہنی اور جسمانی طور پر ذرا دور تھی مگر باپ کا یوں گزر جانا
کسی ہولناک خواب سے کم نہ تھا، وہ بار بار اپنی آنکھیں بند کر کے کھول رہی تھی
جیسے وہ آنکھیں کھولے گی تو اس کے والد محمود اسلم صاحب اس کے پاس موجود ہوں گے۔۔
میں نے ایک جگہ لکھا تھا کی کچھ کم ایسے ہوتے ہیں جن کے آجانے پر ہمیں دکھ
نہیں ہوتا۔۔
مگر اس کے ساتھ ہی میں آج یہ کہتی ہوں کہ کچھ غم، غم نہیں ہوتے وہ عذاب الٰہی
ہوتے ہیں جن کا دِکھنا، دکھ سر پر سے گزرنا، مصیبت اور گزر کر کہیں دور چلے جانا
جسم سے روح کے نکلنے کے مترادف ہوتا ہے، غم کی صورتوں میں سب سے بری صورت وہ غم ہے
جس میں ہمیں غم، غم نہ لگے وہ عذاب لگے، ایک ٹراما کی سب سے بری سٹیج لگے
نہ جانے کیوں، آج اس نے اتنی قیمتی چیز کھوئی تھی، مگر اس کے آنسو آنکھ سے
نہیں گر رہے تھے۔۔

(۱۹)

یہ ایک فیز ہے جس سے گزرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں، دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا مگر دعا نہ مانگ پانا کیا تم گزرے ہو کبھی اس کیفیت سے ؟؟ کسی عزیز رشتے کا کھو جانا مگر اس کی خبر پر ایک آنسو تک نہ نکلنا کہ تم گزرے ہو اس اذیت سے ؟؟
یقیناً نہیں ۔۔ مگر ہونی کو کون ٹال سکتا ہے
بحوالہ قران و حدیث :

<اللّٰہُ یَتَوَفَّی الۡاَنۡفُسَ حِیۡنَ مَوۡتِہَا
"اللہ ہی روحوں کو قبض کرتا ہے ان کے مرنے کے وقت ۔"
—(سورۃ الزمر، آیت 42)

موت یقینی ہے، اس کی کوئی عمر نہیں۔ دنیا عارضی ہے، آخرت ہمیشہ کی ہے۔
موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس سے کوئی مخلوق انکار نہیں کر سکتی۔ یہ زندگی کا وہ دروازہ ہے، جو ہر ذی روح کو عبور کرنا ہے، چاہے وہ بادشاہ ہو یا فقیر، جوان ہو یا بوڑھا۔ قرآن کہتا ہے کہ
"ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے" (آل عمران: 185)،
اور حدیث ہمیں سکھاتی ہے کہ
"موت کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ یہ لذتوں کو ختم کرنے والی ہے۔"
حضرت علیؓ کا قول ہے کہ "لوگ سوئے ہوئے ہیں، جب مرتے ہیں تو جاگ جاتے ہیں۔"
موت انسان کو اس کی حقیقت سے روشناس کراتی ہے، اور یاد دہانی ہے کہ یہ دنیا فانی ہے، اصل زندگی آخرت کی ہے۔ جو موت کو یاد رکھتا ہے، وہ دنیا میں نیکی کی فکر کرتا ہے اور اللہ کی رضا کو مقصد بناتا ہے۔۔۔

(۲۰)

سن رہی ہو؟؟ارتج کے ہلانے پر بھی وہ نا ہلی۔۔ سنابل!!! ارتج کو خوف سا آنے لگا
جب سنابل کے اس موقع پر لب مسکرائے یہ مسکرانے کا لمحہ تو نہ تھا۔۔ کیا وہ ہوش میں تھی؟؟)
گاڑی ایک عالی شان بنگلے کے باہر رکی اپنی طرف سے اترتا وہ سنابل کی طرف کا
دروازہ کھولنے لگا اپنے آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے وہ نیچے اتری۔۔
یہاں ایک روم خالی ہے ویسے وہ سرونٹ کوارٹر ہے مگر اس وقت وہ خالی اور
بے فکر رہیں وہ کمرہ اچھی حالت میں ہے آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی
آئیں۔۔۔ چپ کر کے کھڑی اسے سنتی سنابل اس کے اگے چلنے کے باعث وہ اس کے پیچھے پیچھے چھوٹے چھوٹے
قدم بھرنے لگی اہستہ سے قدم بھرتے بغیر کسی آواز کے وہ گھر کے پچھلے حصے سے سرونٹ کوارٹر میں آئے۔۔۔
یہاں آرام سے رہ سکتی ہیں آپ۔۔ کہتا ہوا وہ دروازہ کھول کر واپس مڑ گیا کہ
دوبارہ پیچھے پلٹا۔۔ شکریہ! ایک لفظی بات کہتی وہ آگے بڑھ گئی یحییٰ کے لب مسکرائے۔۔
آپ کو بھوک لگی ہے؟؟ نہ میں سر ہلاتی وہ سر کا دوپٹہ کندھے پر رکھنے کی وجہ
سے دوبارہ ٹھیک کرنے لگی
آپ بیٹھے میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو مجھے بتایئے گا
سنابل ہاں میں سر ہلا گئی اور یحییٰ اسی طرح کمرے سے باہر چلا گیا جیسے وہ ایا
تھا۔۔ کمرے کا دروازہ جیسے ہی بند ہوا سنابل وہیں بیڈ سے نیچے سے رکھتی زمین پر بیٹھ گئی
اسے اپنے کیے پر شرمندگی، افسوس، ملامت، رنج ہونے لگا، اپنے سر کو دونوں
ہاتھوں میں پکڑتے ہوئے وہ بے آواز چیخیں مار رہی تھی
رات یہاں رہ کر صبح وہ کہاں جائے گی؟؟ وہ اپنے گھر کیوں نہیں جاتی؟؟؟
(تم ہوش میں تو ہو؟؟ یہ کیا کر رہی ہو؟؟ ارتج کے ہلانے پر اس کی مسکراہٹ اور
گہری ہو گئی۔۔ سنابل بس کرو۔۔ پھر مسکراتے مسکراتے
اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے

(۲۱)

سنابل ! سنبھالو خود کو حوصلہ رکھو۔۔اور پھر اگلے ہی لمحے وہ ٹوٹ کر رہ گئی
اور ارتیج کی باہوں میں ہی گر گئی، اس کی پشت تھپتھپاتی وہ وہیں بیٹھی رہی۔۔)
(ہر صبح کی طرح وہ صبح بھی مختلف تھی، گنوں کو منہ میں لیے لوگ
بچے بوڑھے فصلوں میں دندناتے پھر رہے تھے۔۔ چہچہاتے پرندے اور دندناتے بنی نوع انسان
صبح کو ایک الگ اور خوبصورت رنگ دے رہے تھے۔۔گھر کی گھنٹی بجی تو فرش دھوتی وہ لڑکی اٹھی
اور دوپٹے کو کمر سے کھول کر گلے کے گرد لپیٹنے لگی۔
سنابل جلدی لے آؤ دودھ، پھر دودھ والا لاکھوں باتیں سناتا ہے۔۔
ماں کی آواز پہ وہ جھٹ سے پیچھے مڑی پیچھے مڑتے ہوئے اس کے بالوں نے اس کا چہرہ ایک لمحے کے لیے ڈھانپ سا لیا
سبز آنکھوں والی وہ دوشیزہ خاتون اب منہ میں کچھ بولتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی
ذرا کم زبان چلایا کرو سنابل۔۔سنابل کو دودھ کا برتن تھماتے ہوئے قدسیہ صاحبہ کہہ رہی تھیں
امی چھوڑیں میں تو جو بات بھی کروں آپ کو اچھی نہیں لگتی۔۔
بات اچھی لگنے والی ہو تو شاید لگ بھی جائے اچھا جاؤ جلدی کرلو چلا جائے گا منحوس۔۔
جا رہی ہوں امی ! ! گھر کے دروازے تک پہنچ کر اسے دروازے جھٹ سے کھولا
اور دودھ والے کے سامنے برتن کیا ہے وہ دودھ بھرنے لگا۔۔سنابل باجی ! ! یہ لیں اپ کے حصے کے گنے،
اج ہی تازہ تازہ توڑ کر لایا ہوں۔۔وہ کوئی 14،15 سالہ لڑکا تھا جو اس وقت
سنابل کے گیٹ پر کھڑا اس کو گنے تھما رہا تھا
واہ اج تم نے خود یاد رکھا کیا بات ہے اچھا جاؤ یہ اندر رکھا ہو۔۔خود دروازے سے
ہٹتی ہوئی وہ احسن کو جگہ دینے لگی
کافی گنے ہاتھوں میں لیے وہ گھر کے اندر داخل ہو گیا، "یہ لیں باجی اور تھوڑا
جلدی آجایا کریں اور جگہوں پر بھی دودھ سپلائی کرنا ہوتا ہے"
اچھا بھائی کہتی وہ دروازہ بند کر گئی

تمہیں کتنی بار کہا ہے اس طرح دروازہ پورا کھول کر مت کھڑا کرو سمجھ میں نہیں آتی بات ؟؟۔۔
افو امی ! کیا ہو گیا ہے ریلیکس، احسن گنے لایا تھا اس کو جگہ دینے کے لیے کھولا تھا بس
پہلے تو میں اس احسن کی ماں سے اس کی شکایت کرتی ہوں 24 گھنٹے یہ آوارہ گردی کرتا ہے اور تم نے اپنی عمر دیکھی ہے !!
23 سال امی !!!
دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔۔اور روز کی طرح سنابل کو لاکھوں باتیں سنا کر اب وہ جا چکی تھیں
گاڈا تنی مشکل کیوں ہے زندگی ؟؟ اپنے رب سے کہتی وہ اپنے ہاتھ میں دودھ پکڑ کر کچن کا رخ کر گئی۔۔
گھر کا سارا کام سمیٹ کر وہ اب اپنے کمرے میں آئی تھی
بیڈ پر بیٹھی وردہ کتابوں کو اپنے ارد گرد پھیلا کر پڑھ رہی تھی چونکہ اس کے پیپر ز ہو رہے تھے
اور باجی کیسی ہیں ؟ چپ رہو تم بات مت کرو مجھ سے۔۔
امی سے باتیں سن کر آئی ہیں نا ؟؟ وردہ ہنسی دباتے ہوئے بولی
وردہ میں تمہیں وارن کر رہی ہوں اپنا منہ بند رکھو !! او کے باس اچھا باجی یہ دو تھیورم سمجھا دیں پلیز۔۔
ابھی مجھے اپنی سی وی دیکھنی ہے پھر سمجھاتی ہوں۔۔
باجی آپ نے سی وی دے دی ؟ اپنے پین کو بند کر کے وردہ کہہ رہی تھی
ہاں تو اور کیا بنائی تھی تو دینی ہی تھی نا۔۔
امی سے تو پوچھ لیتیں ابا سے نہ سہی۔۔
جب ایک بار لگ جائے گی جاب تو کوئی کیوں ہی منع کرے گا تم بھی بالکل پاگل ہو وردہ۔۔
اپنا لیپ ٹاپ اٹھا کر اب وہ بیڈ پر بیٹھ چکی تھی۔۔وردہ ایک دم گھبراہٹ کا شکار ہو گئی
سنابل کی عمر 23 سال تھی جبکہ پردہ کی عمر 17 سال تھی دونوں بہنوں میں چھ سال کا ایج ڈفرنس تھا
کوئی بھائی نہ ہونے کی وجہ سے ان کا خاندان کافی کمپلیکسز کا شکار تھا، چونکہ
سنابل 23 سال کی ہو چکی تھی تو اس کے والدین کا ارادہ اس کو جلدی رخصت کر
دینے کا تھا آج کل وہ رشتوں کی تلاش میں بھی تھے سنابل کے پڑھنے کی عمر تک
جو بھی رشتے آئے وہ انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیے کہ ابھی بچی پڑھ رہی ہے

(۲۳)

مگر اب جب اس معاملے کو لے کے سیریس تھے تو سنابل نے کوئی اور ٹریک چننے کا
فیصلہ کیا نہ جانے سنابل کہاں تک کامیاب رہے گی؟؟)
(وہ عالیشان گاڑی جو سپیڈ سے دوڑتی ہوئی ایک مینشن کے قریب رکی تھی اس
میں سے ایک دراز قد، خوبصورت، راجواں نوجواں فون کو جیب میں رکھتا ہوا کورٹ کے دو بٹن کھولتا اس مینشن کے اندر داخل ہوا
ارے برخوردار اگئے تم گھر؟ کیسا رہا تمہارا پہلا لیکچر؟؟
پوچھیں لائک بہت اچھا رہا میں نروس تھا کافی مگر سب بہت اچھا گیا اچھے لوگ بھی آئے تھے
ٹاپک کیا تھا؟؟
سوشل ریلیشن شپس۔۔
ارے واہ اگلا کب ہے؟
نیکسٹ ویک!
سید یحیی میر تمہاری ماں کو تم پر فخر ہے۔۔
ارے واہ وہ (ہنسنے لگا) مجھے بے حد خوشی ہے۔۔ بھائی اور بھابھی کدھر؟؟
موسی کو فیور ہو گیا تھا اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے ہیں
اوہ ایک تو یہ بیمار نہ ہوا کرے میرے دل کو کچھ ہونے لگتا ہے۔۔۔
ہاں وہ بھی کہہ رہا تھا کہ چاچو آئیں گے تو ہی جاؤں گا بڑی مشکل سے لے کر گئے ہیں اسے
چلیں بس جلدی سے ٹھیک ہو جائے وہ۔۔
ہاں انشاءاللہ جاؤ فریش ہو جاؤ آمنہ ابھی تمہارا پوچھنے
کے لیے کال کرتی رہتی ہے آج بھی کی تھی اس نے۔۔۔!
امی اسے منع کر دیں مجھے یہ سب پسند نہیں کیا۔۔۔
کیا ہو گیا ہے یحیی تمہاری منگیتر ہے وہ۔۔
اور میں اس منگنی کو نہیں مانتا
آخر اس میں برائی کیا ہے؟؟
اچھائی کیا ہے؟؟

(۲۴)

یحییٰ!!

دیکھیں ہمیں اول تو میں نکاح کے علاوہ کسی ریلیشن شپ میں انوالو نہیں ہونا چاہتا دوسرا آمنہ۔
میں مجھے کسی بھی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں ہے جب میں شادی کا ارادہ رکھتا ہوں گا آپ کو بتا دوں گا
مگر ابھی مجھ پر یہ زبردستی کا رشتہ مت مسلط کریں اٹلنہ تو میرے ساتھ چل سکتی ہے
اور نہ وہ میرے ٹائپ کی ہے ایک لڑکی جس کی ڈریسنگ دیکھ کر انسان کی نظر جھک جائے،
میں اسے اپنی عزت بنا کر کیسے لے آؤں؟؟

یحییٰ تم نہ یہ لیکچر اپنے انسٹیٹیوشن میں ہی دیا کرو۔۔

اور امی آپ میرے اوپر فضول کے رشتے مت باندھا کریں، میری زندگی اور میرے دل میں کم از کم آمنہ۔
گرینا کوئی جگہ تھی اور نہ ہے اور نہ ہی ہو گی!!

یحیی میں زبان دے چکی ہوں۔۔

پلیز ماما ٹیپیکل باتیں نہ کریں یہ رشتہ بن بھی گیا تو میں نہیں نبھا پاؤں گا چاہے جتنی مرضی کوشش
کر لوں میں ایسی لڑکی کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا، پلیز کھانا لگوا دیں
میں منہ ہاتھ دھو کر آتا ہوں۔۔۔ کہتا وہ بغیر رد عمل سنے وہاں سے چلا گیا
پیچھے حلیمہ امیر یوں ہی اس کی جاتی پشت کو دیکھتی رہیں پھر وہ
باہر کی طرف پاؤں پھیر گئی)

(مایوسی چہرے پر سجائے اس نے لیپ ٹاپ بند کرنا چاہا مگر ایک لمحے کو رک گئی سی وی،
اپلائڈ پیج پر ایک بار پھر نظر دوڑاتے ہوئے اس کی آنکھیں ٹھہر سی گئیں، ایک امید اس کی آنکھوں
میں جھلکنے لگی ایک خوشی اس کے چہرے پر بکھرنے لگی وہ خوشی، مسکراہٹ میں بدل
کر اس کے لبوں پر پھیل چکی تھی اور ہر گزرتے سیکنڈ کے ساتھ وہ مسلسل گہری ہو رہی تھی اس کی،
سی وی اپروو ہو چکی تھی، کیا؟؟ اس کا مطلب اب اس کے خواب اس کے سامنے ہیں۔۔
بس ہاتھ لگا کر چھونے کی دیر ہے اور پھر وہ ہر طرح سے کامیاب۔۔
اس کا ایک ایجوکیشنل پروفیسر بننے کا خواب پورا ہونے لگا تھا

(۲۵)

(انسان جب ایک ہی خواب بار بار دیکھتا ہے تو وہ خواب اس کی تقدیر بن جاتا ہے
اور پھر وہی خواب جو کھلی آنکھوں سے بھی دکھنے لگے، کیا اب کوئی شک و شعبہ ہے
کہ ہم وہ چیز حاصل نہیں کر سکتے؟ خوابوں کا حقیقت سے ایک گہرا تعلق ہوتا ہے
عموماً خوابوں کا تعلق ہمارے ذہنی اعصابوں پر ہوتا ہے جو چیز، جو خواب،
جو لمحہ، جو موقع ہم اپنے ذہن میں بار بار دہرائیں گے جو خواب ہم کھلی آنکھوں اور بند دونوں آنکھوں
سے دیکھیں گے پھر کیوں ہی وہ ہمارے اعضاؤں پر سوار نہ ہو گا؟؟ جو چیز اعصابوں پر سوار ہو جائے
اس کا ملنا جتنا ہی حیرت انگیز بچھڑنا اتنا ہی عبرت ناک ہوتا ہے خوابوں کا دکھنا مگر ملنے سے پہلے ہی
ٹوٹ جانا یہ ایک پروسس ہے جو قابل تعریف نہیں۔۔؟
ربانی سے بولتا سید یحیی میر اپنے ایک لیکچر میں بھی اپنے جوہر دکھا رہا تھا
خواب صرف سونے کے وقت آنکھوں میں آنے والے منظر نہیں ہوتے...
اصل خواب وہ ہوتے ہیں جو نیند اُڑاتے ہیں۔
جو دل کو بے چین کرتے ہیں، جو ہمیں صبح جلدی جگاتے اور رات کو دیر سے سونے
دیتے ہیں۔
یہ وہ خواب ہیں جو ہمیں عام لوگوں سے ہٹا کر خاص بننے کی طرف لے جاتے ہیں۔
دنیا میں جتنے بھی کامیاب لوگ گزرے—
ان کے پاس دولت نہیں تھی، طاقت نہیں تھی، تعلقات نہیں تھے...
لیکن ان کے پاس تھا ایک خواب!
قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ نے خواب دیکھا—ایک آزاد ملک کا۔
علامہ اقبالؒ نے خواب دیکھا—ایک بیدار مسلمان نوجوان کا۔
نیلسن منڈیلا، ملالہ یوسفزئی، عبدالستار ایدھی...
سب نے خواب دیکھے، یقین کیا، اور دنیا کو بدل دیا۔

(۲۶)

جب آپ خواب دیکھیں گے تو لوگ ہنسیں گے، کہیں گے:
"یہ تم سے نہیں ہو سکتا!"
لیکن یاد رکھو:
"اگر تم نے خود پر یقین رکھا، تو یہی لوگ ایک دن تالیاں بجائیں گے!"
خواب دیکھنا پہلا قدم ہے—
لیکن اس کے بعد آتی ہے:

محنت

استقامت

صبر
قربانی
کامیابی ایک سیڑھی کی طرح ہے، اور ہر قدم تمہیں تمہارے خواب کے قریب لے جاتا ہے۔
خواب صرف اُن لوگوں کے لیے ہیں جو خود پر یقین رکھتے ہیں۔
دنیا ہمیشہ اُنہیں یاد رکھتی ہے جو کچھ نیا سوچتے ہیں، اور پھر اس پر چل پڑتے ہیں۔
تو آج سے عہد کرو:
>"میں خواب دیکھوں گا، ان کے لیے محنت کروں گا، اور دنیا کو دکھاؤں گا کہ میرا
خواب—میرا جنون بن کر حقیقت میں بدلے گا!"
اپنا لیکچر اسی شناسائز سے ختم کرتا وہ اج بھی سٹیج سے اسی طرح اترا یا تھا جیسے ہمیشہ اترتا تھا اور سٹیج ابھی بھی تالیوں کی گونج میں تھا)

(خوشی کے مارے اس کے منہ سے ایک ہلکی سی چیخ نکلی تھی مگر چیخ اتنی
تھی کہ دوسرے برپر بیٹھی وردہ کے کانوں کے پردے پھٹنے لگے تھے، کیا ہو گیا ہے آپی؟؟
میری جاب لگ گئی ہے وردہ او مائی گاڈ مجھے بالکل بھی یہ امید نہیں تھی اب میں جاؤں گی اسلام آباد،
وہ خوبصورت شہر جہاں سلار سکندر رہتا تھا!!

جاری ہے۔۔۔۔

السلام علیکم!

الفاظ جنہیں دنیا محض حروف سمجھتی ہے، وہ کسی مصنف کی انگلیوں سے نکل
جذبات، خواب، اور سوچ کی تصویر بن جاتے ہیں۔
ہم سب اپنی زندگی کے ناول کے مرکزی کردار ہیں، جہاں ہر دن ایک نیا باب ہے۔ بس
سچ، خلوص، اور محبت کو اپنے ساتھ رکھیں — کہ یہی وہ جذبے ہیں جو ہر کہانی
کو خوبصورت بناتے ہیں۔
میرے قلم سے نکلے یہ الفاظ اگر آپ کے دل تک پہنچے، تو میری دعا ہے کہ آپ کی
زندگی بھی کسی خوبصورت ناول سے کم نہ ہو۔ شکریہ، کہ آپ نے میرے اس
سفر کے آغاز میں میرا یہ ناول پڑھنے کے لیے وقت نکالا۔۔

میرب راجپوت